قُطبِ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ

کے اعلیٰ اَوصاف

21 May 2026

(For Islamic Brothers)

پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں دعوتِ اسلامی کے
ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاوی شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے

اِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَكًا اَعْطَاهُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاِسْمِهٖ وَاِسْمِ اَبِيْهِ هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰى عَلَيْكَ

بیشک اللہ پاک نے ایک فِرِشتہ میری قَبر پر مُقرّر فرمایا ہے، جسے تمام مَخلُوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قِیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، (اور کہتا ہے:) فُلاں بن فُلاں نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔(مجمع الزوائد کتاب الادعیۃ، باب فی الصلاۃ علی النبی...الخ، ۱۰/۲۵۱، حدیث: ۱۷۲۹۱)

اللہ پاک ہمیں کَثْرت سے درود شریف پڑھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ سنّیوں کے عظیم پیشوا، بہت بڑے عاشِقِ رسول سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے مُرِیدوں کو نصیحت فرمایا کرتے کہ ❁ قرآنِ کریم کی تِلاوت جتنی ممکن ہو، روزانہ اپنے اُوپر لازِم کرلو! ❁ اور دُرود شریف تو ہر مسلمان کو مَحْبُوب اور مؤمن کے اِیمان کی جان ہے، ہر وقت دُرود و سلام عرض کرتے رہو! ❁ اور دلائِلُ الخیرات شریف سے جس قدر ہو سکے روزانہ پڑھ لیا کرو![1]

دَلائِلُ الخیرات شریف دُرودِ پاک کی بہت ہی پیاری کتاب ہے، اس میں بہت سارے دُرودِ پاک لکھے ہوئے ہیں، پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں مَقْبُول ہے، اسے پڑھنے کی بہت برکتیں ہیں۔ شجرہ عالیہ، قادریہ، رضویہ، عطّاریہ کے اَوْراد میں بھی دلائلُ الخیرات کا روزانہ کا وظیفہ شامِل ہے۔ کوشش فرما کر روزانہ دلائلُ الخیرات کا وظیفہ پڑھنے کی عادت بنایئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں نصیب ہوں گی۔ اللہ پاک ہمیں اس کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد:1، صفحہ:645۔

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم حاصل کرنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! قربانی کے اَیّام قریب ہیں، ہر طرف سُنَّتِ ابراہیمی کے چرچے ہیں، خوش نصیب اَفراد اللہ پاک کے خلیل حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی سُنَّت کو ادا کرنے کیلئے مال خَرچ کر کے خوبصورت سے خوبصورت جانور خرید رہے ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کو قربانی کی توفیق نصیب فرمائے۔ حضرت زید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم نے بارگاہِ رسالت میں عَرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاھِیْم یعنی تمہارے والِد ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی سُنّت۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم نے پوچھا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اس میں ہمارے لئے کیا ہے؟ فرمایا: بِکُلِّ

1…جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ یعنی قربانی کے ہر بال کے بدلے تمہارے لئے ایک نیکی ہے۔[1]

جو خوش نصیب عاشقانِ رسول اس سال قربانی کی سَعادت حاصِل کر رہے ہیں، اللہ پاک اِن سب کی قربانیاں اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور جو قربانی کی طَاقت نہیں رکھتے اور دل میں حسرت لئے ہوئے ہیں، اللہ پاک ان کو بھی طاقت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیٹا! والِدہ کی بات مانو...!!

محمد عارِف قادری ضیائی سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے مُرِید ہیں۔ فرماتے ہیں: 1974ء کی بات ہے، میں نے مدینۂ پاک میں مستقل رہائش اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ مدینۂ پاک میں کاروبار کا بھی ایک ذریعہ بن گیا۔ بس والِدہ محترمہ سے اِجازت لینی باقی تھی، چنانچہ مدینۂ پاک سے والدہ کو خط لکھا اور اِجازت چاہی مگر والِدہ محترمہ نے اِجازت نہ دی اور فرمایا: پاکستان واپس آجاؤ! ساتھ ہی اَمّی جان نے سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی خِدمت میں بھی خط بھیجا، ان سے بھی درخواست کی کہ عارِف کی جُدائی مجھ سے برداشت نہیں ہوگی، مہربانی فرما کر اسے واپس بھیج دیجئے!

عارِف قادری صاحِب فرماتے ہیں: ایک دِن، رات کے وقت میں سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی خِدمت میں حاضِر ہوا (روزانہ رات کو جو محفلِ میلاد ہوتی تھی، اس میں شرکت کی)، محفل ختم ہونے کے بعد جب سب چلے گئے تو سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے فرمایا:

1...ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحیۃ، صفحہ: 510، حدیث: 3127۔

عارِف بیٹا! آپ کے گھر سے خط آیا، وہ پڑھ لو! یہ کہہ کر آپ نے خط مجھے دِیا، میں نے پڑھ کر چپکے سے رکھ دیا۔ فرمایا: بیٹا! خط پڑھ لیا؟ میں نے کہا: جی پڑھ لیا۔ فرمایا: کیا اِرادہ ہے؟ عرض کیا: میں مدینۂ پاک ہی میں رہنا چاہتا ہوں۔ وَالِدہ کو بھی کچھ دِن میں صبر آہی جائے گا۔ سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **بیٹا! والِدہ کی بات مانو! اس میں تمہارے لئے بَرَکت ہے۔** میں نے پھر عرض کیا: آپ کرم فرمادیں! میں مدینہ چھوڑ کر جانا نہیں چاہتا۔ اب قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ذرا جلال میں آکر فرمایا: **نہیں...!! چلے جاؤ! والدہ کا حکم مانو! تم اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! مدینہ طیبہ میں آؤ گے اور یہاں ہی رہو گے۔**

عارِف صاحِب کہتے ہیں: مدینہ چھوڑنے کو دِل تو نہیں چاہ رہا تھا، پھر بھی اَمّی جان کے حکم اور پیر صاحِب کے ارشاد پر نہ چاہتے ہوئے بھی میں پاکستان واپس آگیا۔ الحمد للہ! کچھ ہی عرصے بعد کرم ہوا، پیر صاحِب کی دُعا رنگ لائی، **محبوبِ کریم** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **احسان فرمایا اور میرے لئے مدینۂ پاک میں مستقل رہنے کے اسباب بن گئے۔**[1]

جنابِ مَسْعُود احمد کے لئے بشارت

جناب مَسْعُود اَحْمَد قادری ضیائی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے، آپ کے ساتھ بھی تقریباً ایسا ہی واقعہ پیش آیا، کہتے ہیں: میں دوسری مرتبہ حج کے لئے حاضِر ہوا، حج کے بعد مدینۂ پاک حاضِری ہوئی، میرا اِرادہ تھا کہ اب بس مُستقل طَور پر مدینہ طیبہ ہی میں رِہائش کرلوں گا۔ چُنانچہ گھر سے چلتے وقت ہی والِد صاحِب سے اِجازت لے لی تھی، میں نے مدینہ پاک پہنچ کر کام کاج بھی ڈُھونڈ لیا اور یہیں رہنے لگا۔ کچھ

1...سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد:1، صفحہ:756، 757 ملخصاً۔

عرصے بعد والِد صاحِب کا خط آیا، انہوں نے حکم دیا کہ بیٹا! پاکستان واپس آ جاؤ! مجھے پریشانی ہوئی، روزانہ رات کو عشاء کے بعد پِیر صاحِب سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی خدمت میں حاضِری ہوتی تھی، میں نے مسئلہ عرض کیا، فرمایا: بیٹا! جلدی چلے جاؤ! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! پھر آؤ گے اور یہیں بَسو گے، وَالدَین (parents) کا حکم ماننا ضروری ہے۔

جناب مَسْعُود احمد صاحِب فرماتے ہیں: میں نے پِیر صاحِب کی بات مان لی اور پاکستان وَاپس چلا گیا۔ الحمدللہ! پِیر و مرشِد (سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ) کی دُعاؤں سے مجھے مزید 2 مرتبہ حج کی سَعَادت نصیب ہوئی، آخر مدینے پاک ہی میں مستقل رہائش بھی نصیب ہو گئی۔ [1]

ولیوں کا کہا ٹلتا نہیں ہے

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی...!! الحمدللہ! اللہ پاک کے جو نیک بندے ہوتے ہیں، اَوْلیائے کرام ہوتے ہیں، ان کا کہا ٹلتا نہیں ہے، وہ جو بات فرما دیتے ہیں، رَبِّ کریم اپنے کرم سے اُن کی بات پُوری فرما دیتا ہے۔ بخاری شریف میں لمبی حدیثِ پاک ہے، اور ہے بھی حدیثِ قُدسی یعنی ہمارے رَبّ کا ارشاد ہے، الفاظ مَحْبُوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ہیں، ارشاد ہوتا ہے: مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْب جو میرے کسی وَلی (میرے دوست) سے دُشمنی رکھتا ہے میں (رَبِّ قہّار) اسے اِعلانِ جنگ دیتا ہوں۔ [2]

یہ وَلِیّوں کی شان ہے، ان سے دُشمنی، اللہ پاک سے اِعلانِ جنگ ہے۔ اس حدیث

1... سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد: 1، صفحہ: 766 ملخصًا۔

2... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، صفحہ: 1597، حدیث: 6502۔

شریف کے آخر میں ہے: وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ اور اگر وہ (یعنی وَلِیُّ اللہ) مجھ سے کچھ مانگے تو میں (اللہ رَبُّ العالمین) ضرور بہ ضرور اُسے عطا کرتا ہوں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ رَبّ کریم کی بارگاہ میں وَلِیُّوں کا مقام ہے، ان کی عزّت ہے کہ یہ جو فرمادیں، جو کچھ اللہ پاک سے مانگ لیں، رَبِّ رحمٰن ورَحیم مَحض اپنے کرم سے ان کی بات ٹالتا نہیں ہے، ان کی مانگ پُوری فرمادیتا ہے۔

قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تعارُف

پیارے اسلامی بھائیو! 4 ذُو الْحَجَّةِ الْحَرام کو یومِ قطبِ مدینہ ہے یعنی اس دِن، وقت کے ولیِ کامِل، عالِمِ باعَمَل، عاشِقِ رسول، سیدی قطبِ مدینہ حضرت ضیاءُ الدِّین مدنی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وِصَال مبارک ہوا۔ سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ امیرِ اہلسنت مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے پیر صاحِب یعنی عطّاریوں کے دادا پیر ہیں۔

❁ آپ کی وِلادت: 1877ء میں ہوئی ❁ سیالکوٹ آپ کا آبائی شہر ہے ❁ آپ کا پیدائشی نام احمد مُختار ہے ❁ آپ کے داداجان نے آپ کا نام ضیاءُ الدِّین رکھا ❁ آپ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عنہ کی اَولاد سے ہیں ❁ آپ کا خاندان عُلَما اور صُوفیا کا گھرانہ تھا ❁ آپ کے آباء واَجداد میں شیخ عبد اللہ قادری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ صاحِبِ کَرامت ولی تھے، تقریباً 16 وِیں صدی عیسوی میں ہجرت کر کے مدینہ مُنَوَّرہ چلے گئے تھے ❁ اسی طرح شیخ عبد الحلیم قادِری بھی آپ کے آباء واَجداد میں سے ہیں، یہ بھی بڑے باکمال عالِم وصُوفی تھے۔[2]

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، صفحہ: 1597، حدیث: 6502۔

2 ... سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد: 1، صفحہ: 184، 186 ملتقطاً بتصرف۔

۞سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اَولیائے کرام سے بہت ہی محبّت فرمایا کرتے تھے، خُود فرماتے ہیں: میرے آباء و اَجداد تمام ہی قادری (یعنی حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے مرید) تھے ۞قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی عادت تھی کہ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کا نام سُنتے تو ادب سے سَر جھکا دیتے تھے۔[1]

۞سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے دَورۂ حدیث شریف (یعنی عالم کورس) کی تکمیل پیلی بھیت (ہند) سے کی ۞آپ کی دستار بندی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے کی ۞18 سال کی عمر مبارک میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے آپ کو خِلافت عطا فرمائی۔[2]

۞1910ء میں آپ مدینۂ پاک حاضِر ہوئے اور 70 سال سے زیادہ عرصہ یہاں قیام کا شرف نصیب ہوا۔ آخِر مدینے ہی میں انتقال ہوا۔ آپ کا مزارِ پاک بقیع شریف میں ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدی قطبِ مدینہ ملنسار تھے

امیرِ اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے پیرِ کامِل کے اَوصاف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ۞حُضُور سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ عِلْم و عمل کے پیکر تھے ۞آپ اپنے گھر سے روانہ ہوئے اور بغداد سے ہوتے ہوئے مدینہ شریف پہنچے، اس سَفَر میں آپ نے بہت سارے اِمتحانات کا سامنا کیا، یہ ایسے سخت اِمتحانات تھے کہ ان پر صبر کر پانا

1...سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد:1، صفحہ:186 بتصرف۔
2...سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد:1، صفحہ:187 بتصرف۔
3...سیدی قطبِ مدینہ، صفحہ:8، 17-18 ملتقطاً۔

آپ ہی کا حصّہ ہے ❁ سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ بہت ہی با اَخلاق اور ملنسار تھے، اَکثر جب آپ کی خِدمت میں کوئی حاضِر ہوتا تو مرحبا! مرحبا کہہ کر اِستقبال فرماتے ❁ آپ کی طبیعت میں سَادگی اور عَاجزی بے مثال تھی، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ فرماتے ہیں: میں نے کئی بار دیکھا کہ جب آپ کی خِدمت میں دُعا کی درخواست پیش کی جاتی تو فرماتے: میں تو دُعاگو بھی ہوں اور دُعاجو بھی۔ یعنی دُعا کرتا بھی ہوں اور آپ سے دُعا کا طلبگار بھی ہوں۔[1]

اِستقبال کا پیارا انداز

پیارے اسلامی بھائیو! مَرحَبَا کا معنیٰ ہے: آپ کا آنا وُسعت والا ہے، یعنی آپ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ کے لئے ہمارے پاس بہت گنجائش اور کشادگی ہے۔ اردو میں اس کے لئے خوش آمدید کہتے ہیں اور انگلش میں ***Well Come*** بولتے ہیں۔ یہ کسی کے اِستقبال کا بہت ہی پیارا انداز ہے، ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کا عام مَعْمُول تھا کہ آپ مَرحَبَا کہہ کر آنے والوں کا اِستقبال فرماتے تھے، عموماً جب مختلف قبیلوں کے لوگ حاضِرِ خدمت ہوتے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم ان کا اچھی طرح اِستقبال فرماتے اور مَرحَبَا کہا کرتے تھے، ایک مرتبہ قبیلہ دَوْس کے 400 افراد حاضِرِ خِدمت ہوئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے اِستقبال کرتے ہوئے فرمایا: مَرْحَبًا اَحْسَنُ النَّاسِ وُجُوْهًا وَ اَطْيَبُهُمْ اَفْوَاهًا وَ اَعْظَمُهُمْ اَمَانَةً خوش آمدید...!! کتنے اچھے چہروں والے، پاکیزہ مُنہ والے اور امانت داری میں بہت عظمت والے لوگ آئے ہیں۔[2]

1... سیدی قطبِ مدینہ، صفحہ: 8-10 ملتقطاً بتصرف۔

2... معجم کبیر، جلد: 6، صفحہ: 136، 137، حدیث: 12774۔

حضرت اُمِّ ہانی رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں، ایک مرتبہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِي یعنی اُمِّ ہانی کو خوش آمدید...!![1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ اِستقبال کے اچھے طریقے ہیں، آج کل ہمارے ہاں یہ اَنداز کم ہوتے جا رہے ہیں، آنے والوں کو اچھے اَنداز سے خُوش آمدید کہنا بھی کسی کسی کو آتا ہے ❁ عموماً لوگ بس یُونہی بغیر مسکراہٹ کے ❁ بغیر کسی تَوَجُّہ کے سلام کر لیتے ہیں بلکہ اب سلام بھی کہاں ❁ یُونہی ہاتھوں کی چند اُنگلیاں مِلالی جاتی ہیں ❁ ***Welcoming*** (یعنی آنے والے کا اِستقبال کرنا) بھی ایک پُورا موضوع ہے اور آج کل مُعاشرے کو اس کی بہت ضرورت ہے، لوگوں کو اچھا اِستقبال کرنا بھی نہیں آرہا ہوتا۔ یہ ہمیں سیکھنا چاہئے، جب بھی کوئی ہمارے پاس آئے ❁ اچھے انداز میں ❁ مسکرا کر ❁ چہرے پر خُوشی کے آثار دِکھا کر ❁ بہترین الفاظ کے ساتھ ❁ آگے بڑھ کر اِستقبال کریں، یہ بھی ایک نیکی ہے۔

قطبِ مدینہ کا عشقِ رسول

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کو تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے جُنُون کی حد تک عشق تھا بلکہ یہ کہنا بھی بالکل درست ہوگا کہ آپ **فَنَا فِی الرَّسُول** کے اعلیٰ منصب پر فائِز تھے ❁ ذِکرِ مصطفےٰ ہی آپ کا دِن رات کا مَشْغلہ تھا ❁ اکثر زیارت کے لئے آنے والے سے پوچھتے: آپ نعت شریف پڑھتے ہیں؟ اگر وہ ہاں کہتا تو اس سے نعت شریف سُنتے اور خُوب لُطف اُٹھاتے تھے ❁ بہت مرتبہ نعتِ پاک سنتے سنتے آنکھوں سے آنسو جاری ہو جایا کرتے ❁ سارا ہی سال روزانہ رات کو آپ کے آستانہ پر

1...بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی الثوب الواحد ملتحفا بہ، صفحہ: 163، حدیث: 357۔

محفلِ میلاد ہوتی، جس میں ❁ مَدَنی ❁ تُرکی ❁ پاکستانی ❁ شَامی ❁ مِصْری ❁ اَفْرِیقی ❁ سَوڈانی ❁ اور دُنیا بھر سے آئے ہوئے زائرِین شرکت کرتے تھے۔[1]

ان سے پھر کر کہاں جاؤ گے؟

بعض دفعہ یُوں بھی ہوتا کہ جب کوئی زائرِ مدینہ شریف چھوڑ کر واپس گھر کو جانے لگتا تو آکر عرض کرتا: میں سلامِ وِداع کر آیا ہوں (یعنی میں رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں الوِداعی سلام پیش کر آیا ہوں)۔ سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اِصْلاح کرتے ہوئے فرماتے: **ان سے وِدَاع ہو کر کہاں جاؤ گے؟** بار گاہِ رسالت میں یُوں عرض کیا کرو: اَلْاَمَانُ یَا رَسُولَ اللهِ! اَلْحَفِیْظ یَا رَسُولَ اللهِ! اَلْمَدَد یَا رَسُولَ اللهِ! اَلْغِیَاث یَا رَسُولَ اللهِ![2]

تجھ سے چھپاؤں مُنہ تو کروں کس کے سامنے

ایک مرتبہ فرمایا: مِرزا (شکور بیگ حیدر آبادی) صاحب کہتے ہیں:

نہ کوئی عمل ہے سنانے کے قابِل | نہ مُنہ ہے تمہارے دکھانے کے قابِل

مگر ہمارے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

تجھ سے چُھپاؤں مُنہ تو کروں کس کے سامنے
کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے

یہ شعر پڑھ کر سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ان کے دامنِ کرم میں چُھپ تو سکتے ہیں مگر ان سے منہ چُھپا کر کہاں جاسکتے ہیں؟ اور کیسے چُھپا سکتے ہیں؟ جب کہ آپ صَلَّی

1…سیدی قطبِ مدینہ، صفحہ:11۔
2…سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد:1، صفحہ:615۔

اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہاتھ کی ہتھیلی پر کائنات کو بالکل وَاضِح مُلاحظہ فرمارہے ہیں۔[1]

قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی عشق بھری ادائیں

❁سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی یہ کرامت تھی کہ جب بھی کوئی سید صاحِب تشریف لاتے، اگرچہ ان سے پہلے کوئی تعارُف نہ بھی ہوتا، پھر بھی آپ جان لیتے کہ یہ سید ہیں، ان کا خُوب ادب کرتے، ہاتھ بھی چوما کرتے۔[2] ❁نامِ مصطفےٰ کا حد دَرجہ اَدب فرماتے، مصطفےٰ نامی آپ کا ایک خادم تھا اور تھا بھی چھوٹی عمر کا، آپ کی عادَت تھی، اسے جب بھی بُلاتے تو یاسیّدی مصطفےٰ کہہ کر پکارتے۔[3] ❁ایک مرتبہ آپ کے شہزادے نے اس خادِم کو کسی وجہ سے کام سے نکال دیا، جب قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے اس خادِم کو بُلایا اور صِرف اس کے نام کا ادب کرتے ہوئے فرمایا: یاسیدی مصطفےٰ! تم کام تو چھوڑ رہے ہو، البتہ ہر مہینے آکر اپنی تنخواہ مجھ سے لے جایا کرنا۔[4]

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے...!! اس سے اندازہ لگائیے! صِرف نامِ پاک کا جب اتنا ادب ہے تو سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ خُود سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا کتنا ادب کرتے ہوں گے۔

❁سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی یہ بھی عشق بھری اَدا تھی کہ اگر کوئی دولت مند آپ کو گھر بُلاتا تو فرماتے: میں اپنے کریم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے دَر پر پڑا ہوں، میرے

1...سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد:1، صفحہ:618۔
2...سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد:1، صفحہ:637، 638 مختصراً۔
3...سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد:1، صفحہ:640، 641 ماخوذاً۔
4...سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد:1، صفحہ:641۔

کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم میرے لئے کافی ہیں۔ بیٹھے بٹھائے ٹکڑا دیتے ہیں، بہت اچھا دیتے ہیں، کھاتا ہوں اور خوب کھاتا ہوں۔[1] ❁ سیّدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ وِصال کے آخری اَیّام میں کچھ نہیں کھاتے تھے، جب یہ عرض کیا جاتا کہ رسولِ ہاشمی مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو دُودھ اور شہد بہت پسند تھا۔ تو فرماتے: اچھا! لاؤ، پھر چند گھونٹ پی لیتے۔[2] ❁ جب کوئی مدینۂ منورہ میں فوت ہوتا اور آپ کو اِطلاع دی جاتی کہ حضرت فُلاں کا اِنتقال ہو گیا ہے، ان کو بقیع میں دفن کر دیا گیا ہے۔ آپ فوراً ہاتھ اٹھاتے اور مرنے والے کے لئے دعا کرتے اور فرماتے اللہ پاک ہمیں بھی ان سے ملا دے۔[3]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قطبِ مدینہ نے راز پہچان لیا

ایک مرتبہ سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کے ہاں محفلِ میلاد تھی، حیدر آباد (ہند) کے ایک مشہور شاعِر مِرزا شکور بیگ بھی حاضِر تھے، انہوں نے اپنی ہی لکھی ہوئی ایک نعت شریف پڑھی، اس کے آخری شعر کا مفہوم کچھ یُوں تھا: مرزا میں کچھ خوبی تو ہے، جس کی وجہ سے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہر سال اسے مدینے بُلا لیتے ہیں۔

مرزا صاحِب نے یہ نعت پڑھی، وقت گزر گیا، اب خُدا کی کرنی یُوں ہوئی کہ وہی مرزا شکور صاحِب جو ہر سال مدینے حاضِر ہوتے تھے، اب 2، 3 سال گزر گئے، حاضِری کا

1…سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد:1، صفحہ:610۔
2…سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد:2، صفحہ:241۔
3…سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد:1، صفحہ:616۔

کوئی سبب نہ بن سکا، بڑے پریشان ہوئے، حاضِری سے مَحْرُوم کیوں ہوں، کوئی سمجھ نہیں آرہی، آخر سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں پیغام بھیج کر عرض کیا: عالی جاہ! بہت بیقرار ہوں، دُعا فرمائیے! حاضِری ہو جائے!

سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تو پھر وَلِیُّ اللہ ہیں، اللہ پاک کے وَلِی اُن رازوں کو بھی سمجھتے ہیں، جن کی طرف عام لوگوں کی تَوَجُّہ بھی نہیں جاتی، آپ نے مرزا صاحِب کو اسی شعر کی طرف تَوَجُّہ دِلائی۔ اب مرزا صاحِب کو معلوم ہوا کہ میں نے کہا تھا: میں ہر سال مدینے آتا ہوں، یہ میرا کمال ہے۔ انہوں نے اس سے توبہ کی۔ اللہ پاک کا کرم دیکھئے! اگلے ہی سال پھر حاضِری کی سَعَادت مل گئی۔

اب مرزا صاحِب سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں حاضِر ہوئے، نعت شریف پڑھی اور اس کے آخری شعر میں کہا:

ہر سال بُلانے میں ہے راز یِہی مِرْزا | سرکار جگاتے ہیں تقدیر کمینے کی[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عاجزی اختیار کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بہت سمجھنے کی بات ہے، اُونچا بول بولنا بعض دفعہ بہت بھاری پڑ جاتا ہے، ہمیں کبھی بھی اُونچا بول نہیں بولنا چاہئے، بس عاجزی کریں، اللہ و رسول کے عاجِز بندے بن کر رہیں، اسی میں عافیت ہے، اسی میں بھلائی ہے، جو اللہ و رسول کے سامنے سَر اُٹھاتا ہے، پھر وہ کبھی سَر اُٹھانے کے لائق نہیں رہتا۔

---

1 ...سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد: 1، صفحہ: 619۔

باطنی اَسباب پر بھی غور کیا کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعہ میں ایک اَہَم بات جو سیکھنے کی ہے، وہ یہ کہ ہماری ❁مشکلات ❁پریشانیوں ❁اور ناکامیوں کا سبب ہمیشہ ظاہِری ہی ہوں، یہ ضروری نہیں ❁مشکلات ❁پریشانیاں ❁ناکامیاں بعض باطنی اَسباب سے بھی آتی ہیں۔ ہمارے ہاں عام طَور پر اس طرف تَوَجُّہ نہیں کی جاتی، آج ہر دوسرا تیسرا آدمی پریشان نظر آتا ہے، پریشانی کی وُجُوہات پوچھو ❁تو کوئی کہے گا: مہنگائی بہت ہے ❁کوئی کہے گا: فُلاں کی وجہ سے یُوں ہو گیا ❁کوئی کہے گا: حکومت اچھی نہیں ہے ❁کوئی کہے گا: عوام اچھی نہیں ہے۔ ہر ایک کی اپنی اپنی رائے ہے مگر ❁یہ کوئی غور نہیں کرتا کہ میں نے فجر کی نماز نہیں پڑھی تھی اس لئے پریشانی آئی ہے ❁یہ کوئی نہیں سوچتا کہ قرآنِ کریم سے بے رغبتی بڑھ رہی ہے، اس لئے مسائِل ہو رہے ہیں ❁یہ کوئی نہیں سوچے گا کہ رشتے توڑنا عام ہو رہا ہے ❁بدکاریاں بڑھ رہی ہیں ❁بے حیائی عام ہو رہی ہے ❁مسجدیں وِیران پڑی ہیں، یہ بھی ناکامیوں کے اَسباب ہیں، یہ بھی بے برکتی کے اَسباب ہیں، اگر ہم ان باطنی اَسباب پر غور کر لیں اور ان کا حل کرنا شروع کر دیں تو یقین جانیئے! ہماری پریشانیاں دُور ہو سکتی ہیں۔

ناکامیوں کا سبب صِرف یہی نہیں کہ ❁مہنگائی بہت ہے ❁روزگار نہیں ہے، بلکہ ❁کردار بگڑ گئے ❁بڑوں کا احترام نہ رہا ❁چھوٹوں پر شفقت نہ رہی ❁غریب کی خبر گیری نہ رہی ❁اپنوں کا احساس نہ رہا ❁نماز، روزے کی فِکْر نہ رہی ❁اللہ و رسول کے اَحْکام پر تَوَجُّہ نہ رہی، یہ بھی ہماری ناکامیوں کے اَسباب ہیں، ہمیں ان پر بھی غور کرنا چاہئے۔

مقصد کہنے کا یہ کہ جب بھی کوئی پریشانی آئے، مشکل آئے، کسی کام میں ناکامی ہو

رہی ہو تو اس کے حل کے لئے تشخیص اچھی کریں، مسئلے کی جڑ تک پہنچیں، ڈاکٹر جب تشخیص اچھی کرلیتا ہے تو دوا اثر کرتی ہے، اس لئے مشکل، پریشانی، ناکامی وغیرہ کے باطنی سبب پر بھی غور کرنے کی عادت اپنائیے! اس سے ہم معاملے کی جڑ تک پہنچ سکیں گے، جب معاملے کی جڑ تک پہنچ جائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کا حل بھی نکل آئے گا۔

قطبِ مدینہ کی غیبت سے نفرت

پیارے اسلامی بھائیو! سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کا ایک اور بہت پیارا وَصف تھا کہ آپ غیبت سے بہت نفرت کرتے تھے۔ کسی کی غیبت کرنا یا سُننا آپ کو بالکل بھی پسند نہیں تھا، آپ کے سامنے اگر کوئی کسی کی غیبت کر دیتا تو آپ **فوراً** اُس کی اِصلاح فرما دیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ ایک زائر (یعنی مدینہ پاک آنے والا عاشقِ رسول) آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے پوچھا: آپ کہاں سے ہیں؟ عرض کیا: **پاکپتن** سے۔ فرمایا: جی آیاں نُوں! جی آیاں نُوں! پاکپتن کو حضرت (بابا فریدُ الدِّین مسعود) گنج شکر رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی نسبت نے **پاکپتن شریف** بنا دیا ہے۔ اب پاکپتن شریف کا کوئی شخص تھا، آپ نے اس کے متعلق پوچھتے ہوئے فرمایا: فُلاں صاحِب کا کیا حال ہے؟ اب اُس زائِر نے کہا: وہ تو کُتّے لڑا رہے ہیں (یعنی کُتّوں کی لڑائیاں کرواتے ہیں)۔ سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے **فوراً** دُرود شریف پڑھا، پھر ہاتھ اُٹھا کر اُن صاحِب کے لئے دُعا کی، پھر فرمایا: انہوں نے داڑھی منڈانا چھوڑ دیا ہے، کُتّے لڑانا بھی چھوڑ دیں گے۔ پھر اس زائِر کی اِصلاح کرتے ہوئے فرمایا: **غیبت کی بجائے دُعا کرتے تو تمہارے لئے اچھا تھا۔**[1]

1... سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد: 1، صفحہ: 614، 615 ملخصاً۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہیں اللہ پاک کے نیک بندے...!! کیسے پیارے اَخلاق ہیں، کیسے پیارے انداز ہیں، اَوّل تو دیکھئے! آپ اپنے جاننے والوں کی خیر خبر پوچھتے رہتے تھے، یہ بھی ایک پیاری اَدا ہے، پِھر اِصلاح کا انداز کیسا خوبصُورت ہے، آپ نے دُعا فرمائی، پِھر اللہ پاک کی رحمت پر اُمّید لگائی کہ اُن صاحِب نے داڑھی منڈانے کا گُناہ چھوڑ دیا ہے تو دیگر فُضُولیات بھی چھوڑ ہی دیں گے اور غیبت کرنے والے کی اِصلاح کی کہ کسی کی بُرائی دیکھو تو اس کا چَرچا کرنے، اس کی غیبت کرنے کی بجائے، اس کے حق میں دُعا کر دیا کرو! یہ تمہارے لئے اچھا ہے۔

کاش! ہمارا بھی یہ ذہن بن جائے، اب تو مَعَاذَ اللہ! ہر طرف جھوٹ، غیبت، چغلی، جھوٹ، غیبت چغلی، پُورا مُعَاشرہ ان گُناہوں کی لپیٹ میں آیا ہوا ہے، کاش! ہم سب کا یہ ذِہن بن جائے کہ ہم نے نہ غیبت سُننی ہے، نہ ہی کسی کی غیبت کرنی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قطبِ مدینہ نے داڑھی رکھوائی

پیارے اسلامی بھائیو! سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پیارے پیارے اَوصاف میں سے ایک وَصف یہ بھی ہے کہ آپ موقع بہ موقع نیکی کی دعوت دیتے رہا کرتے تھے، لوگوں کو نیکی کی دعوت دینا، گُناہوں سے منع کرنا، آپ کی روزمرّہ زندگی کا حصّہ تھا۔

عارِف قادِری ضیائی آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مُرِید ہیں، کہتے ہیں: ایک دِن میں سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں حاضِر ہوا، آپ نے ایک حدیثِ پاک سُناتے ہوئے فرمایا: ایک مرتبہ 2 شخص حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو ان کی اطلاع ہوئی تو آپ ملاقات کے لئے گھر سے باہر تشریف

لائے۔ ان کی داڑھیاں منڈی ہوئیں اور مونچھیں بہت بڑی بڑی تھیں، ملاحظہ فرماتے ہی رُخِ انور پھیر لیا کیونکہ سید الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو ان کو دیکھنے سے نفرت ہو رہی تھی۔ دوسری مرتبہ ان کی التجا پر چہرہ مُنَوَّر ان کی طرف کرتے ہی پھیر لیا، تیسری مرتبہ جب آپ نے ان کی طرف تَوَجُّہ فرمائی تو ہاتھ مبارک سے ان کے چہروں کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: وَيْلَكُمَا مَنْ أَمَرَكُمَا بِهٰذَا تمہارا بُرا ہو، کس نے تمہیں یہ کرنے (یعنی داڑھی منڈانے اور مونچھیں بڑھانے) کا حکم دیا ہے؟ وہ بولے: کِسریٰ (نامی ہمارے بادشاہ) نے۔ رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لیکن میرے رَبّ نے مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں چھوٹی کرنے کا حکم دیا ہے۔[1]

اس کے بعد مجھ (عارِف قادری) سے مُخاطب ہو کر فرمایا: عارِف! میرے نزدیک تو داڑھی واجب سے بھی کچھ اُوپر ہے۔ عارِف قادری کہتے ہیں: میں نے اسی دِن تازہ تازہ داڑھی منڈائی تھی، آپ کا فرمان سُن کر بڑی شرمندگی ہوئی، جسم پسینے سے بھیگ گیا، دِل پر خوفِ خُدا کا غلبہ تھا، زبان سے کچھ بولا نہیں جا رہا تھا، میں نے دِل ہی دل میں داڑھی منڈانے سے توبہ کرلی۔ کہتے ہیں: اگلے دِن مجھے ایک سَفَر پر جانا تھا، میں نے گاڑی میں دوست اَحْباب کو یہ واقعہ سُنایا تو ان میں سے بھی 4 اَفْراد نے داڑھی منڈانے سے توبہ کرلی۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! داڑھی مُنڈانا یا ایک مٹھی سے گھٹانا دونوں ہی حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام ہیں۔[3] افسوس! یہ گُناہ تو مُعاشرے میں بہت ہی عام ہے اور اس

1… دلائل النبوہ للاصبہانی، الفصل السابع عشر… الخ، صفحہ:207، رقم:241۔

2… سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد:1، صفحہ:777-779 ملخصًا۔

3… فتاویٰ رضویہ، جلد:22، صفحہ:581۔

کا سبب کیا ہے؟ صِرف فیشن پرستی۔ کاش! ہم پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنتیں اپنائیں، داڑھی بھی رکھیں، زُلفیں بھی رکھیں، زہے نصیب! عِمامہ باندھنا بھی نصیب ہو جائے، کاش! گُناہوں سے نفرت اور نیکیوں کی محبت مِل جائے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غائبانہ ہستیوں کی آمد

حُضُور سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ پر وِصال سے 2 ماہ پہلے کچھ عجیب سی کیفیت طاری تھی، بعض اَوقات بار بار فرماتے: آیئے! قبلۂ مَن! تشریف لایئے! ایک بار حاضِرین نے دیکھا کہ آپ ہاتھ جوڑ کر کسی سے اِلتجا کر رہے ہیں: مجھے مُعاف فرما دیجئے! کمزوری کے سبب میں تعظیم کے لئے اُٹھ نہیں پا رہا۔ حاضِرین کے پوچھنے پر فرمایا: ابھی حضرت خضر عَلَیۡہِ السَّلام، حُضُور سرکارِ بغداد غوثِ اعظم اور میرے پیر و مرشِد امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِما تشریف لائے تھے۔[1]

وصال شریف وجنازۂ مبارکہ

4 ذُوالحج، 1401ھ (بمطابق 10 فروری، 1981ء) بروز جمعہ مسجدِ نبوی شریف کے مؤذِن نے جب اللہُ اکبر، اللہُ اکبر کہہ کر اذان شروع کی، اس کے ساتھ ہی سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ نے کلمہ شریف پڑھا اور آپ کی رُوح پرواز کر گئی۔ غسل شریف کے بعد کفن بچھا کر سرِ اَقدس کے نیچے پیارے آقا مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے حُجرۂ مقصورہ شریف

1 ... سیدی قطبِ مدینہ، صفحہ: 16، 17۔

یعنی سنہری جالیوں کے اَندرونی حصے کی خاکِ مُبارک رکھی گئی اور مختلف تبرُّکات ڈالے گئے۔ پھر کفن شریف باندھا گیا۔ عصر کی نماز کے بعد دُرُود وسلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گونج میں جنازۂ مبارکہ اٹھایا گیا۔

آخر بے شُمار سوگواروں کی موجودگی میں بقیعِ پاک میں شہزادیٔ کَونَین سَیِّدہ فاطمۃُ الزّہرا رَضِیَ اللہُ عنہا کے مزارِ پاک سے صِرف 2 گز کے فاصلے پر دَفن کر دیا گیا۔ اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔[1]

اللہ پاک ہمیں سیدی قطبِ مدینہ کی سیرت اور اخلاق سے روشنی لینے کی توفیق بخشے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک عمل نمبر 29 کی ترغیب:

پیارے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین کا فیضان پانے اور اَسلاف کے طریقے پر چلنے کا ذہن پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں حصہ لیجئے۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت کے عطا کردہ "72 نیک اعمال" پر عمل کیجئے۔ 72 نیک اعمال میں سے ایک نیک عمل نمبر 29 یہ ہے کہ کیا آج آپ نے سنت کے مطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دعائیں پڑھیں؟ اس نیک عمل پر عمل کرنے کی برکت یہ ہوگی کہ ہماری ضرورت بھی پوری ہو جائے گی اور ہمیں سنت کے مطابق کھانا کھانے کا ثواب بھی ملے گا۔

1... سیدی قطبِ مدینہ، صفحہ: 17، 18۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مہمان نوازی کی سنتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! مہمان نوازی کی سُنّتیں اور آداب سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) جو شخص (باوُجودِ قدرت) مہمان نوازی نہیں کرتا اُس میں بھلائی نہیں۔ (مُسند احمد، ۶/ ۱۴۲، حدیث: ۱۷۴۲۴) (2) آدمی کی کم عقلی ہے کہ وہ اپنے مہمان سے خدمت لے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغیر، ص ۲۸۸، حدیث: ۴۶۸۶) (3) سنّت یہ ہے کہ آدمی مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جائے۔ (ابن ماجہ، ۴/ ۵۲، حدیث: ۳۳۵۸) ☆ مہمان کو چاہئے کہ اپنے میزبان کی مصروفیات اور ذِمّے داریوں کا لحاظ رکھے۔ ☆ صَدرُ الشّریعہ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مہمان کو چار باتیں ضروری ہیں: (۱) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے۔ (۲) جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو، (یہ نہ ہو کہ کہنے لگے: اس سے اچھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتا ہوں یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ)۔ (۳) میزبان سے اجازت لئے بِغیر وہاں سے نہ اُٹھے اور (۴) جب وہاں سے جائے تو اس کے لیے دُعا کرے۔ (عالمگیری، ۵/ ۳۴۴) ☆ گھر یا کھانے وغیرہ کے مُعاملات میں کسی قسم کی تنقید کرے نہ ہی جھوٹی تعریف۔

اعلان

مہمان نوازی کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجْتِماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

(2) تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے

---

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

21 مئی 2026 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان انٹر نیشنل افیئر کے لئے

سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہ

حضرت اَحمد صاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2 . . . القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

یوں پڑھتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جو شَخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے **ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں**۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدر حاصل کرلی۔[4]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

---

1 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ...الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

3 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

4 ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 21 مئی 2026ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

مہمان نوازی کی بقیہ سنّتیں اور آداب

میزبان بھی مہمان کو جھوٹ کے خطرے میں ڈالنے والے سُوالات نہ کرے مثلاً کہنا ہمارا کھانا کیسا تھا؟ آپ کو پسند آیا یا نہیں؟ ایسے موقع پر اگر نہ پسند ہونے کے باوُجُود مِہمان مُرَوَّت میں کھانے کی جھوٹی تعریف کریگا تو گنہگار ہو گا۔ اِس طرح کا سُوال بھی نہ کرے کہ "آپ نے پیٹ بھر کر کھایا یا نہیں؟" کہ یہاں بھی جواباً جھوٹ کا اندیشہ ہے کہ عادتِ کم خوری یا پرہیزی یا کسی بھی مجبوری کے تحت کم کھانے کے باوُجُود اصرار و تکرار سے بچنے کیلئے مِہمان کو کہنا پڑ جائے کہ "میں نے خوب ڈٹ کر کھایا ہے۔" ☆میزبان کو چاہیے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ "اور کھاؤ" مگر اس پر اِصرار نہ کرے۔ (عالمگیری، ۵/۳۴۴) کہیں اِصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لیے نقصان دہ ہو۔ ☆میزبان کو بالکل خاموش نہ رہنا چاہیے اور یہ بھی نہ کرنا چاہیے کہ کھانا رکھ کر غائب ہو جائے بلکہ وہاں حاضر رہے۔ (عالمگیری، ۵/۳۴۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆بد اخلاقی سے نجات کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابِق "بد اخلاقی سے نجات کی دعا"

یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ

ترجمہ: اے اللہ! میں بُرے اخلاق، بُرے اعمال اور بُری خواہشات سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(فیضانِ دعا، ص277)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان واِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مَرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے

دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24) کم از کم ایک مَدَنی درس(مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟(25) سُنّت کے مطابق لباس(جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تَہَجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز(مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستِعمال تو نہیں کی؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟(40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں(ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً(یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر(بلا مصلحتِ شرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسمِ اللہ پڑھی؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا؟(48) اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) کسی اِسلامی بھائی(خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست(نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بلا اجازتِ شرعی کسی اور پر اظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں(یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53) زبان کو فُضول اِستِعمال(یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے(یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56)

ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟ (60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟ (61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟ (62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟ (65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی احول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟ (68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟ (72) زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد